بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

فون ۴۴۹

جلد ۷۳/۳۸ | پیر ۲۷ ذوالحجہ ۱۴۰۴ھ ؛ ۲۴ تبوک ۱۳۶۳ ہش ؛ ۲۴ ستمبر ۱۹۸۴ء | نمبر ۲۱۸

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۴ ستمبر / تبوک۔ حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:

"متلی کی وجہ سے طبیعت ناساز ہے کمزوری بھی بہت ہے"

احباب خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ مولائے کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت کاملہ و عاجلہ سے نوازے اور برکتوں سے معمور طویل زندگی عطا فرمائے۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ:

ہر ایک شخص اپنے بھائی سے بکمال ہمدردی و محبت پیش آوے

جو اپنی بیباکانہ حرکتوں سے باز نہ آوے تو وہ اس سلسلہ سے خارج شمار کیا جاوے گا

یہ سلسلہ اس لئے قائم کیا گیا ہے تا متقیوں کا ایک بھاری گروہ دنیا پر ایک نیک اثر ڈالے:

"ہر ایک شخص اپنے بھائی سے بکمال ہمدردی و محبت پیش آوے۔ اور حقیقی بھائیوں سے بڑھ کر اُن کا قدر کرے۔ اُن سے جلد صلح کر لیوے اور دلی غبار کو دُور کر دیوے اور صاف باطن ہو جاوے اور ہرگز ایک ذرہ کینہ اور بُغض اُن سے نہ رکھے لیکن اگر کوئی عمداً ان شرائط کی خلاف ورزی کرے ..... اور اپنی بے باکانہ حرکت سے باز نہ آوے تو وہ اِس سلسلہ سے خارج شمار کیا جاوے گا۔ یہ سلسلہ بیعت محض بمراد فراہمی طائفہ متقین یعنی تقویٰ شعار لوگوں کی جماعت کے جمع کرنے کے لئے ہے۔ تا ایسے متقیوں کا ایک بھاری گروہ دُنیا پر اپنا نیک اثر ڈالے اور وہ بہ برکتِ کلمۂ واحدہ پر متفق ہونے کے ..... پاک و مقدس خدمات میں جلد کام آسکیں ..... وہ ایسے قوم کے ہمدرد ہوں کہ غریبوں کی پناہ ہو جائیں یتیموں کے لئے بطور باپوں کے بن جائیں ..... اور تمام تر کوشش اس بات کے لئے کریں کہ اُن کی عام برکات دُنیا میں پھیلیں اور محبتِ الٰہی اور ہمدردیٔ بندگانِ خدا کا پاک چشمہ ہر یک دل سے نکل کر اور ایک جگہ اکٹھا ہو کر ایک دریا کی صورت میں بہتا ہوا نظر آوے۔ خدا نے ارادہ فرمایا ہے کہ محض اپنے فضل اور کرامت خاص سے اِس عاجز کی دُعاؤں اور اِس ناچیز کی توجہ کو اُن کی پاک استعدادوں کے ظہور و بروز کا وسیلہ ٹھہرا دے۔ اور اُس قدوس جلیل الذات نے مجھے جوش بخشا ہے تا میں اُن طالبوں کی تربیت باطنی میں مصروف ہو جاؤں اور اُن کی آلودگیوں کے ازالہ کے لئے دن رات کوشش کرتا رہوں اور اُن کے لئے وہ نور مانگوں جس سے انسان نفس اور شیطان کی غلامی سے آزاد ہو جاتا ہے اور بالطبع خدا تعالیٰ کی راہوں سے محبت کرنے لگتا ہے۔ اور اُن کے لئے وہ روح القدس طلب کروں جو ربوبیتِ تامہ اور عبودیتِ خالصہ کے کامل جوڑ سے پیدا ہوتی ہے۔ اور اس روحِ خبیث کی تکفیر سے اُن کی نجات چاہوں کہ جو نفسِ امارہ اور شیطان کے تعلقِ شدید سے جنم لیتی ہے۔"

(اشتہار ۴ مارچ ۱۸۸۹ء)

حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی مطلع فرماتی ہیں:۔

"اکثر احباب جماعت نہایت خلوص اور محبت سے مجھے دعا کے لئے خطوط لکھتے رہتے ہیں۔ اور میں ان سب کے لئے حسب توفیق دعا بھی کرتی رہتی ہوں۔ لیکن بیماری کی وجہ سے فرداً فرداً سب کو جواب نہیں دے سکتی بعض اوقات مجھے شرم بھی محسوس ہوتی ہے لیکن کمزوری اتنی زیادہ ہے کہ لکھنا تو درکنار خطوط لکھوانا بھی مشکل ہو جاتا ہے۔ میں ایسے سب بھائیوں اور بہنوں کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھتی ہوں۔ اللہ تعالیٰ انھیں اپنے فضلوں سے نوازے اور ان کی مرادیں بر لائے۔ سب احباب مجھے بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔"

محترم سید احمد علی شاہ صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد رقم فرماتے ہیں کہ:۔

"مجھے ۶ جولائی ۱۹۸۴ء کو بہاولپور میں رات کو دائیں ہتھیلی کے بل گر جانے سے دائیں بازو کو شدید ضرب آگئی ہے۔ علاج کے باوجود آرام نہیں آیا۔ اب سروسز ہسپتال لاہور میں علاج

(باقی صفحہ ۴ پر)

پاڈانگ (انڈونیشیا) میں طلباء و طالبات کی تعلیمی و تربیتی کلاس

انڈونیشیا سے مکرم میاں عبدالحی اطلاع دیتے ہیں کہ اس سال سارا رمضان پاڈانگ میں گزارنے کا موقعہ ملا۔ نماز تراویح کے بعد ہر روز نصف گھنٹہ قرآن کریم کے درس کی توفیق ملی۔ ہر روز قرآن مجید کے مختلف مقامات کا انتخاب کر لیا جاتا۔ لفظی معانی اور تفسیر بیان کی جاتی۔ اس کے نتیجہ میں احباب میں قرآن کریم کے ترجمہ اور مطالب معلوم کرنے کا شوق پیدا ہوا۔

جماعت کے مشورہ سے ۳ جولائی سے ۱۵ جولائی تک تعلیمی و تربیتی کلاس منعقد کی گئی۔ جس میں ۴۱ طلباء اور طالبات نے حصہ لیا۔ کلاس مرکزی "بیت الحمد" میں منعقد ہوئی۔ صبح ½ ۸ بجے سے ½ ۱۲ تک کلاس لگتی طلباء کی رہائش اپنے گھروں میں ہی تھی۔

قرآن کریم ناظرہ قرآن کریم با ترجمہ۔ اور دینی معلومات پر مشتمل مضامین نصاب میں شامل تھے۔ ہر پیریڈ سوا گھنٹہ کا تھا۔ درمیان میں ۱۵ منٹ کا وقفہ دیا جاتا۔ پڑھانے والوں میں خاکسار عبدالحی کے علاوہ زین الدین صاحب تلامذ انصار اللہ پاڈانگ اور عزیزم ساروی محمود مصلح شامل تھے۔ اس کے علاوہ لجنہ کو ہر ہفتہ ایک معمر احمدی خاتون نے پڑھایا۔ ۱۵ جولائی کو اختتامی تقریب میں انعامات تقسیم کئے۔ انعامات زیادہ تر کتب سلسلہ پر مشتمل تھے۔ اس طرح بفضل تعالیٰ یہ کلاس بہت کامیابی سے اختتام پذیر ہوئی۔ واضح رہے کہ پاڈانگ میں سب سے پہلے احمدیہ جماعت قائم ہوئی احباب سے درخواست ہے کہ جماعت انڈونیشیا کو اپنی خصوصی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ (و۔ ت)

پبلشر: مسعود احمد ، طابع سید عبدالحی ، مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت روزنامہ الفضل ۔ دارالرحمت غربی ربوہ: قیمت ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۲۷ ذوالحجہ ۱۴۰۴ھ

۲۴ تبوک ۱۳۶۳ ہش

تاریخ انبیاء کی ایک ابدی حقیقت

تاریخ انبیاء کی یہ ایک لازوال اور ابدی حقیقت ہے کہ بلا استثناء ہر نبی کی اوائل میں انتہائی شدید مخالفت کی گئی اس کی قوم کی غالب اکثریت نے نہ صرف یہ کہ اس کی تکذیب کی بلکہ اسے اور اس پر ایمان لانے والے معدودے چند افراد کو اولاً تمسخر و استہزاء کا نشانہ بنا کر طرح طرح کی اذیتیں پہنچائیں اور پھر جب دیکھا کہ ان کی تعداد میں رفتہ رفتہ اضافہ ہو رہا ہے تو ان پر انسانیت سوز مظالم ڈھانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ وہ ڈنکے کی چوٹ یہ اعلان کرتے رہے کہ یہ قلیل التعداد بے حیثیت لوگ ہیں جبکہ ہم بہت بڑی جمعیت ہیں، قوت و اقتدار ہمارے پاس ہے، ہم ان بے حیثیت نہتے لوگوں اور ان کے نئے مسلک کو جس کا یہ پرچار کر رہے ہیں ملیا میٹ کر کے رکھ دینگے

پھر تاریخ کی یہ بھی ایک لازوال اور ابدی حقیقت ہے جس کا انکار ممکن نہیں کہ حق و باطل کی اس کشمکش میں ہمیشہ ہی ہر نبی کے نہتے اور غریب و مفلوک الحال قلیل التعداد ساتھی ہی اپنی کمزوری اور بے بضاعتی کے باوجود بالآخر غلبہ حق کے مقصد میں کامیاب ہوئے اور ان کی اقلیت اکثریت میں تبدیل ہوئے بغیر نہ رہی جبکہ ان کے طاقتور اور زور آور مخالف انہیں نیست و نابود کرنے میں اپنے قوت و اقتدار کے باوجود سراسر ناکام رہے۔ ان کے انسانیت سوز مظالم خود انہی پر الٹ کر پڑے اور وہ اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی گرفت سے نہ بچا سکے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اس لازوال ابدی حقیقت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

كَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةً بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۝

(البقرۃ آیت ۲۵۰)

بہت سی چھوٹی جماعتیں اللہ کے حکم سے بڑی جماعتوں پر غالب آچکی ہیں اور اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہوتا ہے۔

اس لازوال اور ابدی حقیقت کی رو سے کہ ہر نبی کو لازمی طور پر ابتداء میں اپنی قوم کی غالب اکثریت کے غیظ و غضب کا نشانہ بننا پڑتا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے معدودے چند صحابہؓ کو بھی اپنی قوم کی غالب اکثریت کے ہاتھوں بہت کچھ دکھ سہنے اور مظالم برداشت کرنے پڑے۔ انہوں نے آپؐ کو طعنے دیئے کہ تم اپنی کمزور حیثیت کو دیکھو اور اس کے بالمقابل ہماری اکثریت پر نظر کرو۔ کیا اس کے باوجود تم یہ سمجھتے ہو کہ تم غالب آجاؤ گے؟ یہ کبھی نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ان کے اس گھمنڈ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَيُّ الْفَرِيْقَيْنِ خَيْرٌ مَّقَامًا وَّاَحْسَنُ نَدِيًّا ۝

(مریم آیت ۷۴)

جب ہماری کھلی آیات انہیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو کافر مومنوں سے کہتے ہیں (ذرا موازنہ تو کرو) ہم دونوں فریقوں میں سے کونسا فریق درجہ کے لحاظ سے اور ہم مجلسوں (یعنی ساتھیوں) کے لحاظ سے بہتر ہے (صاف ظاہر ہے کہ تم تعداد میں تھوڑے اور بے حیثیت ہو اور ہم غالب اکثریت میں اور صاحب حیثیت اور صاحب اقتدار ہیں)

کفار کی اس تعلّی اور گھمنڈ پر اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرمایا:۔

وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ هُمْ اَحْسَنُ اَثَاثًا وَّرِءْيًا ۝ قُلْ مَنْ كَانَ فِي الضَّلٰلَةِ فَلْيَمْدُدْ لَهُ الرَّحْمٰنُ مَدًّا ۚ حَتّٰۤى اِذَا رَاَوْا مَا يُوْعَدُوْنَ اِمَّا الْعَذَابَ وَاِمَّا السَّاعَةَ ؕ فَسَيَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضْعَفُ جُنْدًا ۝

(مریم آیات ۷۵ - ۷۶)

اور حقیقت یہ ہے کہ ہم ان (کفار مکہ) سے پہلے کتنی ہی نسلوں کو ہلاک کر چکے ہیں جو کیا بلحاظ اسباب اور کیا بلحاظ ظاہری شان و شوکت ان سے بہتر تھیں۔ اے رسول! تو ان سے کہہ جو لوگ گمراہی میں گرفتار ہوتے ہیں، خدائے رحمٰن انہیں لمبی ڈھیل دیتا ہے۔ لیکن جب وہ اس چیز کو دیکھ لیں گے جس کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے۔ خواہ وہ عذاب ہو یا قیامت تو جان لیں گے کہ کس کا مقام برا ہے اور کس کے ساتھی کمزور ہیں۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے مزید بتایا یہ لوگ اپنی کثرت تعداد اور قوت و طاقت پر اسی طرح گھمنڈ کرتے چلے جائیں گے اور ڈینگیں مارنے سے باز نہیں آئینگے یہ لوگ اس گمان میں ہی مبتلا رہیں گے کہ ان کے مال و اولاد میں اضافہ ہوتا چلا جائیگا لیکن یہ اس حقیقت سے بے خبر ہیں کہ مال و دولت کی بہتات اور اولاد کی کثرت کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ اصل چیز تو نیک اعمال کی بجا آوری ہے۔ جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ ہدایت کو قبول کیا ہے وہ ہدایت میں ترقی کرتے چلے جائیں گے جبکہ اپنی تعداد اور مال و دولت کی کثرت پر گھمنڈ کرنے والے ہدایت سے محرومی کے باعث معاشرتی برائیوں کی دلدل میں دھنستے چلے جائیں گے اور بالآخر ہدایت یافتہ کمزور لوگ جنہیں آج حقارت کی نگاہ سے دیکھا جا رہا ہے اپنے اعمال صالحہ کے نتیجہ میں غالب آکر رہیں گے کیونکہ اپنی کثرت تعداد اور مال و دولت پر گھمنڈ کرنے والوں کے دن اپنی بداعمالیوں اور معاشرتی برائیوں کی وجہ سے گنے جا چکے ہیں۔ (خلاصہ آیات ۷۷ تا ۸۸ سورہ مریم)

چنانچہ ہوا یہی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہؓ جنہیں کمزور اور حقیر سمجھا جاتا تھا اپنے طاقتور مخالفوں کے ہاتھوں بے انتہا تکالیف اٹھانے اور ناقابل برداشت مظالم سہنے کے بعد بالآخر خدائی تائید و نصرت کے نتیجہ میں حق کو پھیلانے میں کامیاب رہے اور پے در پے شکستیں کھانے کے بعد کفار مکہ کا کثرت تعداد اور قوت و طاقت کی بہتات کا غرور خاک میں ملے بغیر نہ رہا اور كَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةً بِاِذْنِ اللّٰهِ کی صداقت ایک دفعہ پھر اس شان سے ظاہر ہوئی کہ سرکش و مغرور انسانوں کی گردنیں شرم سے جھکے بغیر نہ رہیں۔

نیکی میں جلدی کریں

تحریک جدید کے رواں سال ختم ہونے میں صرف ایک ماہ کا عرصہ رہ گیا ہے۔ مجاہدین تحریک جدید سے درخواست ہے کہ فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ کے پیش نظر اپنے وعدہ کی جلد صد فی صد ادائیگی فرما کر عنداللہ ماجور ہوں

(وکیل المال اوّل)

انصار اور غیر ملکی زبانیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد ہے کہ انصار غیر ملکی زبانیں سیکھیں۔ فرمایا:۔

"انصار کو یہ مہم چلانی چاہیئے کہ کوئی نہ کوئی زبان آجائے۔ اگر باہر کی نہیں سیکھ سکتے تو اپنے ملک کی دوسری زبانیں سیکھئے۔"

امید کی جاتی ہے کہ کوئی خواندہ ناصر۔ رکن مجلس انصاراللہ۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اس عہد آفریں تحریک پر لبیک کہنے سے محروم نہیں رہے گا۔

(قائد تعلیم - مجلس انصاراللہ مرکزیہ - ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخوّت و محبّت اور اصلاحِ معاشرہ

(محترم عبدالمنان صاحب شاہد مربی سلسلہ احمدیہ کراچی)

قرآن کریم اور اخوت

اللہ تبارک وتعالیٰ جلّ وعزّ اسمہ اپنی عالمگیر کتاب قرآن مجید میں تمام مومنوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَۃٌ فَاَصْلِحُوْا بَیْنَ اَخَوَیْکُمْ وَ اتَّقُوا اللّٰہَ لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝

(سورۃ حجرات آیت: ۱۱)

یعنی مومنوں کا رشتہ آپس میں صرف بھائی بھائی کا ہے پس تم اپنے دو بھائیوں کے درمیان جو آپس میں لڑتے جھگڑتے ہوں صلح کرا دیا کرو۔ اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

اللہ تعالیٰ نے اس آیتِ کریمہ میں یہ امر بیان فرمایا ہے کہ مومنوں کے لیے ایمان کو ایک مرکزی حیثیت حاصل ہے اور ایمان دار لوگوں میں اللہ تعالیٰ نے اخوت اور مودت کا رشتہ قائم کیا ہے۔ جس قدر زیادہ اور کامل اور پختہ ایمان ہوگا اسی قدر رشتہ اخوت زیادہ پائیدار اور مضبوط اور مستحکم ہوگا۔ جس طرح دل انسانی زندگی کا مرکز ہے اور اگر دل کو تکلیف ہو تو بدن کے سارے اعضاء اور جوارح دکھ اور تکلیف محسوس کرتے ہیں۔ اگر دل تندرست اور صحت مند ہو تو تمام جسم بخیریت اور صحت مند ہوتا ہے۔ اسی طرح اخوت کو ایمان کی بنیاد قرار دیا جاتا ہے۔ اور کامل ایمان تقاضا کرتا ہے کہ مومنوں میں باہمی اخوت اور محبت اور مودت اور یگانگت بھی لازم ہو۔ اللہ تعالیٰ نے دوسری جگہ قرآن مجید میں مومنوں کے لیے اخوت و محبت کو ایمان کا لازمی حصہ قرار دیتے ہوئے فرمایا:۔

وَ اعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا ۔ وَاذْکُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ اِذْ کُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِکُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِہٖ اِخْوَانًا ج

(آل عمران: ۱۰۴)

یعنی اے ایماندارو! تم سب کے سب اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو اور پراگندہ مت ہو اور اللہ کا احسان جو اس نے تم پر کیا ہے یاد کرو کہ جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے اس نے تمہارے دلوں میں الفت پیدا کر دی جس کے نتیجہ میں تم اس کے اس احسان اور نعمت سے بھائی بھائی بن گئے۔

اور آگے مومنوں میں اخوت جیسی اس نعمتِ عظمیٰ کو برقرار رکھنے کا یہ علاج بتلایا کہ تم نیکی کی طرف لوگوں کو بلاتے رہو اور بدی سے روکتے رہو۔

فرمایا:۔

وَلَا تَکُوْنُوْا کَالَّذِیْنَ تَفَرَّقُوْا وَاخْتَلَفُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَھُمُ الْبَیِّنٰتُ ۝ وَاُولٰٓئِکَ لَھُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ۝ (آل عمران: ۱۰۶)

یعنی اور تم ان لوگوں کی طرح نہ بنو جو کھلے کھلے نشانات آنے کے بعد پراگندہ ہو گئے اور انہوں نے باہم اختلاف پیدا کر لیا۔ اور انہی لوگوں کے لیے بڑا عذاب مقدر ہے۔

یعنی وہ لوگ جو اخوت کے رشتہ کو توڑتے ہیں اور باہمی محبت کو قطع کر کے خلفشار کا موجب ہوتے ہیں وہ کبھی چین اور آرام کی زندگی حاصل نہیں کر سکتے وہ ہمیشہ پراگندہ رہتے ہیں اور باہمی عداوت اور منافرت کا شکار بنے رہتے ہیں۔ اور دوسرے موقع پر اللہ تعالیٰ نے باہمی انشقاق اور اختلاف اور افتراق کے متعلق فرمایا ہے کہ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ "تَذْھَبَ رِیْحُکُمْ" کہ باہمی اختلاف سے تمہاری ہوا نکل جائے گی۔ یعنی جو طاقت اور قوت اتحاد باہمی اخوت و محبت میں ہے اس سے محروم ہو جاؤ گے اور شان و شوکت رعب اور ہیبت اور غلبہ بھی ختم ہو جائے گا اور پھر انفرادیت اور علیحدگی کی وجہ سے کمزوری اور انحطاط اور اضمحلال کے نتیجے میں پستی اور زوال سے دوچار ہو گے۔ اسی لیے فرمایا:۔

یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ الْجَمَاعَۃِ

کہ جماعت پر خدا کا ہاتھ ہوتا ہے۔ یعنی الٰہی جماعتوں کو باہمی اخوت کی وجہ سے خدا تعالیٰ کی طرف سے قوت طاقت اور رعب دیا جاتا ہے جو مخالفوں کے لیے شکست اور ہزیمت کا موجب ہوتا ہے۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے خاص طور پر تاکیدی حکم فرمایا:۔

"وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا"۔

کہ تم اللہ کی رسی کو یعنی نظام جماعت کو مضبوطی سے تھامے رکھو اور اکٹھے ہو کر جماعتی کاموں اور جماعتی مقاصد کو سرانجام دینے کے لیے اجتماعی اور یکجائی رنگ میں کوشش کرو جس سے ترقیات اور درجات کے بام بلند تک پہنچ جاؤ گے اور جو شخص باہمی اخوت اور اتحاد و اتفاق کے حامل نظام کی رسی سے الگ ہو جائے گا۔ وہ آگ میں ڈالا جائے گا۔ جیسا کہ حدیث نبوی ہے "مَنْ شَذَّ شُذَّ فِی النَّارِ"

یعنی۔ جو شخص جماعت کو چھوڑ کر علیحدہ ہوا اور جو جماعتی اتحاد اور اخوت سے کنارہ کش ہوا وہ آگ میں پھینکا جائے گا اور وہ نقصان اور خسارہ کے گڑھے میں گر جائے گا۔ جس سے نکلنا مشکل ترین امر ہوگا۔ اسی لیے کسی نے کہا ہے کہ

پیوستہ رہ شجر سے امید بہار رکھ

احادیث کریمہ اور اخوتِ تامہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "قسم ہے اس ذاتِ اقدس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ تم جنت میں داخل نہیں ہو سکتے جب تک تم ایمان نہ لاؤ اور ایمان نہیں لا سکتے جب تک تم آپس میں محبت نہ کرو میں تمہیں ایک ایسی بات بتلاتا ہوں کہ جب تم اسے کرو گے تو گویا تم آپس میں محبت کرو گے اور وہ یہ ہے کہ تم آپس میں ایک دوسرے کو السلام علیکم کہا کرو۔ (متفق علیہ)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ "تم میں سے اس وقت تک ایمان لانے والا کوئی شخص نہ ہوگا یعنی کامل مومن نہیں ہو سکتا جب تک وہی چیز اپنے بھائی کے لیے پسند نہ کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے (متفق علیہ)

اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔ "کہ باہمی محبت اور شفقت اور مودت میں ایمان والوں کی مثال ایک جسم کی سی ہے کہ جب اس کے کسی عضو کو تکلیف ہوتی ہے تو سارا جسم ہی اس کے ساتھ بے خوابی اور بخار کی تکلیف اٹھاتا ہے۔ (متفق علیہ)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ "ایک مومن دوسرے مومن کا بھائی ہے نہ اس پر ظلم کرے نہ اسے تکلیف میں چھوڑے اور جو اپنے بھائی کی ضرورت پوری کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کی ضرورت پوری کریگا اور جو دوسرے کی تنگی دور کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کی تنگیوں میں سے اس کی کوئی تنگی دور کر دے گا اور جو شخص کسی کی پردہ پوشی کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی کرے گا" (متفق علیہ)

اسی طرح فرمایا:۔

"خدا تعالیٰ اس شخص کا اس وقت تک معاون و مددگار رہتا ہے جب تک وہ اپنے بھائی سے تعاون اور اس کی مدد کرتا ہے" (متفق علیہ)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ:۔

"اپنے بھائی کی ظالم ہو یا مظلوم ہو مدد کرو ایک صحابیؓ نے دریافت کیا کہ اگر کوئی مظلوم ہو تو ہم اسکی مدد کریں گے مگر ظالم کی مدد کس طرح کریں؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ظالم کو اس کے ظلم سے روکو یہی اس کی مدد ہے۔ اسی طرح فرمایا جو شخص اپنے بھائی کی عزت بچائے گا۔ قیامت کے دن اللہ اس کے چہرہ کو دوزخ کی آگ سے بچائے گا"۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ:۔

"جو نوجوان شخص کسی بوڑھے کی عزت و تکریم اس کے بوڑھے ہونے یعنی بڑی عمر ہونے کی وجہ سے کرے گا تو اللہ تعالیٰ کسی شخص کو اس کے لیے مقرر فرما دے گا کہ جو اس کے بڑھاپے میں اس کی تعظیم کرے" اسی طرح فرمایا کہ:۔

"جو شخص اپنے چھوٹوں پر رحم نہیں کرتا اور بڑوں کی توقیر و عزت نہیں کرتا وہ ہم میں سے نہیں ہے" یعنی وہ کامل مومن نہیں ہے"۔ اسی طرح فرمایا "وہ شخص ہم میں سے نہیں جو نیک کام کرنے کے لیے ہدایت نہ کرے اور برے کاموں سے نہ روکے"۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ "مومن ایک دوسرے کے لیے دیوار کی مانند ہیں کہ اس کا ایک حصہ دوسرے کو مضبوط کرتا ہے"۔

(متفق علیہ)

حضرت جریر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:۔

"جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اس پر رحم نہیں فرماتا۔ (متفق علیہ)

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک دوسرے پر حسد نہ کرو اور نہ فریب سے محض قیمت بڑھانے کی نیت سے کسی سے بڑھکر بولی دو اور نہ ایک دوسرے سے بغض رکھو۔ اور نہ ایک دوسرے سے بے نیت مفارقت منہ پھیرو۔ اور نہ ایک دوسرے کے سودے پر دوسرا سودا شروع کرو اور اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار اور ایک دوسرے کے بھائی بھائی بن جاؤ۔ (مسلم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت ابو عمارہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سات باتوں سے منع فرمایا اور سات باتوں کا حکم دیا۔

۱۔ مریض کی عیادت کرنا (۲) جنازہ میں شریک ہونا (۳) چھینک مارنے والے کا جواب یرحمک اللہ سے دینا۔ (۴) قسم کھانے والے کی قسم کو سچا کرنا (۵) مظلوم کی مدد کرنا (۶) دعوت قبول کرنا (۷) السلام علیکم کہنے کا رواج دینا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ:۔

سونے کی انگوٹھی پہنی جائے چاندی کے برتن استعمال کیے جائیں ریشمی استبرق اور دیباج کا لباس پہنا جائے۔ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں کے ہر عضو پر نئے سورج طلوع ہونے پر ایک صدقہ واجب ہے۔ یعنی دو شخصوں کے درمیان انصاف سے صلح کرا دینا بھی صدقہ ہے۔

(متفق علیہ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ:۔

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جھگڑنے والوں کی آواز بلند دروازے پر سنی۔ ان میں سے ایک شخص قرض چھوڑانا چاہتا تھا اور نرمی کی التجا کرتا تھا اور دوسرا کہہ رہا تھا کہ خدا کی قسم میں ایسا نہ کرونگا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے باہر تشریف لائے اور فرمایا کہاں ہے وہ شخص جو قسم کھا رہا تھا کہ میں نیکی نہیں کروں گا۔ اس شخص نے جواب دیا یا رسول اللہ میں تھا اور اب میں نے اس کی درخواست منظور کر لی ہے" (متفق علیہ)

حضرت خبیب بن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ میں دو کمزوروں کا حق ضائع کرنے سے سخت ڈرتا ہوں (نسائی) اسی طرح فرمایا مجھے اپنے ضعفاء میں تلاش کرو کہ تم اپنے ضعفاء کے طفیل رزق دیئے جاتے ہو اور مدد و نصرت دیئے جاتے ہو۔ فرمایا مومن وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے کی جان مال عزت محفوظ ہوں۔ فرمایا۔ مومن ایک دوسرے کے لیے عمارت کی طرح ہیں کہ ایک اینٹ دوسری کی حفاظت اور مضبوطی کا باعث ہوتی ہے۔

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ اور جماعتی اخوت و محبت

سیدنا حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ اللہ تعالیٰ ان پر سلامتی نازل فرمائے) اپنی جماعت کو ہدایت اور نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"ہماری جماعت کو سرسبزی نہیں آئے گی جب تک وہ آپس میں سچی ہمدردی نہ کریں جسے پوری طاقت دی گئی ہے وہ کمزور سے محبت کرے میں سنتا ہوں کہ کوئی کسی کی لغزش دیکھتا ہے تو وہ اس سے اخلاق سے پیش نہیں آتا بلکہ نفرت اور کراہت سے پیش آتا ہے۔ حالانکہ چاہیئے تو یہ کہ اس کے لیے دعا کرے محبت کرے اور اسے نرمی اور اخلاق سے سمجھائے مگر بجائے اس کے کینے میں زیادہ ہوتا ہے۔ اگر عفو نہ کیا جائے اور ہمدردی نہ کی جائے اس طرح پر بگڑتے بگڑتے انجام بد ہو جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ کو یہ منظور نہیں۔ جماعت تب بنتی ہے کہ بعض، بعض کی ہمدردی کر کے پردہ پوشی کی جاوے جب یہ حالت پیدا ہو تب ایک وجود ہو کر ایک دوسرے کے جوارح ہو جاتے ہیں۔ اور اپنے تئیں حقیقی بھائی سے بڑھکر سمجھتے ہیں ایک شخص کا بیٹا ہو اور اس سے کوئی قصور سرزد ہو تو اس کی پردہ پوشی کی جاتی ہے اور اس کو الگ سمجھا جاتا ہے۔ اسی طرح پر بھائی، بھائی کی پردہ پوشی کرتا ہے۔ اور کبھی نہیں چاہتا کہ اس کے لیے اشتہار دے۔ پھر جب خدا تعالیٰ بھائی بناتا ہے بھائیوں کے حقوق یہی ہیں؟ یہ طریق نامبارک ہے کہ اندر ہی اندر پھوٹ ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔ مگر یہ دن ابتلاء کے دن ہیں اور کمزوری کے ایام ہیں ہر ایک شخص کو موقع دیتے ہیں کہ وہ اپنی اصلاح کرے اور اپنی حالت میں تبدیلی کرے۔ دیکھو ایک دوسرے کا شکوہ کرنا، دلآزاری کرنا اور سخت زبانی کر کے دوسرے کے دل کو صدمہ پہنچانا اور کمزوروں اور عاجزوں کو حقیر سمجھنا سخت گناہ ہے۔

اب تم میں ایک نئی برادری اور نئی اخوت قائم ہوئی ہے۔ جس میں امیر غریب بچے، جوان، بوڑھے ہر قسم کے لوگ شامل ہیں۔ پس غریبوں کا فرض ہے کہ وہ اپنے معزز بھائیوں کی قدر کریں اور عزت کریں اور امیروں کا فرض ہے کہ وہ غریبوں کی مدد کریں ان کو حقیر اور ذلیل نہ سمجھیں کیونکہ وہ بھائی بھائی ہیں۔ گو باپ جدا جدا ہوں مگر آخر تم سب کا روحانی باپ ایک ہی ہے اور وہ ایک درخت کی شاخیں ہیں۔" (الحکم ۲۴ اگست ۱۹۰۲ء)

اسی طرح حضور اقدس اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"تم آپس میں جلد صلح کرو اور اپنے بھائیوں کے گناہ بخشو۔ کیونکہ شریر ہے وہ انسان کہ جو اپنے بھائی کے ساتھ صلح پر راضی نہیں وہ کاٹا جائے گا کیونکہ وہ تفرقہ ڈالتا ہے تم اپنی نفسانیت ہر ایک پہلو سے چھوڑ دو اور باہمی ناراضگی جانے دو اور سچے ہو کر جھوٹے کی طرح تذلل کرو تا تم بخشے جاؤ۔" (کشتی نوح)

فرمایا:۔

"اس کے بندوں پر رحم کرو اور ان پر زبان یا ہاتھ یا کسی تدبیر سے ظلم نہ کرو اور مخلوق کی بھلائی کے لیے کوشش کرو اور کسی پر تکبر نہ کرو گو اپنا ماتحت ہو اور کسی کو گالی مت دو گو وہ گالی دیتا ہو۔ غریب اور حلیم اور نیک نیت اور مخلوق کے ہمدرد بن جاؤ تا قبول کیے جاؤ۔۔۔۔۔ چاہیئے کہ ہر ایک صبح تمہارے لیے گواہی دے کہ تم نے تقویٰ سے رات بسر کی اور ہر ایک شام تمہارے لیے گواہی دے کہ تم نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا۔" (کشتی نوح ص۱۸)

سیدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ احمدیہ اللہ ان پر سلامتی نازل فرمائے) اپنی جماعت کو اخوت و محبت یگانگت باہمی اتحاد و اتفاق کے بارہ میں نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"جماعت کے باہم اتفاق و محبت پر میں پہلے بہت دفعہ کہہ چکا ہوں کہ تم باہم اتفاق رکھو اجتماع کرو۔ خدا تعالیٰ نے۔۔۔۔۔ یہی تعلیم دی تھی کہ تم وجود واحد رکھو ورنہ ہوا نکل جائے گی۔ نماز میں ایک دوسرے کے ساتھ جڑ کر کھڑا ہونے کا حکم اسی لیے ہے کہ باہم اتحاد ہو۔ برقی طاقت کی طرح ایک کی خیر دوسرے میں سرایت کرے گی۔ اگر اختلاف ہو اتحاد نہ ہو تو پھر بے نصیب رہو گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آپس میں محبت کرو اور ایک دوسرے کے لیے غائبانہ دعا کرو۔ اگر ایک شخص غائبانہ دعا کرے تو فرشتہ کہتا ہے کہ تیرے لیے بھی ایسا ہی ہو کیسی اعلیٰ درجہ کی بات ہے اگر انسان کی دعا منظور نہ ہو تو فرشتہ کی تو منظور ہو گی۔ میں نصیحت کرتا ہوں اور کہنا چاہتا ہوں کہ آپس میں اختلاف نہ ہو۔ میں دو ہی مسئلے لے کر آیا ہوں۔ اول خدا کی توحید اختیار کرو دوسرے آپس میں محبت اور ہمدردی ظاہر کرو۔ وہ نمونہ دکھاؤ کہ غیروں کے لیے کرامت ہو۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔ یاد رکھو تالیف ایک معجزہ ہے۔ یاد رکھو جب تک تم میں سے ہر ایک ایسا نہ ہو کہ جو اپنے لیے پسند کرے وہی اپنے بھائی کے لیے پسند کرے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے وہ مصیبت اور بکا میں ہے۔ اس کا انجام اچھا نہیں میں ایک کتاب بنانے والا ہوں۔ اس میں ایسے تمام لوگ الگ کر دیئے جائیں گے جو اپنے جذبات پر قابو نہیں پا سکتے چھوٹی چھوٹی باتوں پر لڑائی ہوتی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

تم کیوں صبر نہیں کرتے جیسے طبی مسئلہ ہے کہ جب بعض امراض میں قلع قمع نہ کیا جائے۔ مرض دفع نہیں ہوتا۔ میرے وجود سے انشاء اللہ ایک صالح جماعت پیدا ہو گی۔ باہمی عداوت کا سبب کیا ہے؟ بخل ہے رعونت ہے۔ خود پسندی ہے اور جذبات ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔

ایسا شخص جو میری جماعت میں ہو کر میرے منشاء کے موافق نہ ہو وہ خشک ٹہنی ہے اس کو اگر باغبان کاٹے نہیں تو کیا کرے؟ خشک ٹہنی دوسری سبز شاخ کے ساتھ رہ کر پانی تو چوستی ہے مگر وہ پانی اس کو سرسبز نہیں کر سکتا بلکہ وہ شاخ دوسری کو بھی لے بیٹھتی ہے پس ڈرو۔ میرے ساتھ وہ نہ رہے گا جو اپنا علاج نہ کرے گا۔"

(ملفوظات جلد ۲ ص۴۸ تا ۴۹)

ہماری دردمندانہ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے فضل سے قرآن مجید اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور سیدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی اخوت و محبت کے بارہ میں تعلیمات اور زریں ہدایات پر کماحقہ عمل کرنے کی توفیق بخشے اور اپنی کامل رضا سے نوازے آمین

بقیہ اخبار احمدیہ

تے لیے ۲۰ ستمبر کو جا رہا ہوں۔ احباب جماعت میری صحت کے لیے دعا کریں۔"

نیز مکرم بابو قاسم دین صاحب سابق امیر ضلع سیالکوٹ بذریعہ تار درخواست کرتے ہیں کہ ان کی بہو ارشاد بیگم کا سوموار ۲۴ ستمبر کو آپریشن ہوگا۔ احباب جماعت سے موصوفہ کی کامل شفایابی کے لیے دعا کی درخواست ہے۔

● میری بڑی بچی اسماء خوشت خرصہ دو اڑھائی ماہ سے بعارضہ بخار بیمار ہے بچی کی کامل صحت کے لیے دعا کی درخواست ہے۔ نصر اللہ خان ناصر مربی سلسلہ

یادِ رفتگان

حضرت مولانا عبدالمالک خان صاحب مرحوم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

از مکرم بشیر الدین احمد سامی صاحب۔ لندن

حضرت مولانا عبدالمالک خان صاحب مرحوم و مغفور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ایک جید عالم اور بہت بلند پایہ مقرر تھے۔ ان کی تقاریر میں ایک خاص قسم کا جوش اور جذبہ تھا۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام آتے ہی ادب، شان و شوکت سے لبریز کلمات استعمال کرتے ہوئے ان کی زبان نہ رکتی تھی اور ان کا یہ خوبصورت انداز سامعین کو متاثر کئے بغیر نہ رہتا۔

اردو زبان کے استعمال پر جو قدرت خدا تعالیٰ نے ان کو دے رکھی تھی اس میں ایک خاص لذت اور چاشنی تھی۔ ان کی ہر بات تقریر میں ہو یا گفتگو کے انداز میں ایک سلیقہ رکھتی تھی۔ باتوں باتوں میں پنجابی فقرات کا برمحل استعمال ان کے مزاح کا ایک طریق تھا۔ پنجابی زبان کو خوب سمجھتے تھے بول سکتے تھے لیکن پنجابی لہجہ دکنی ہی تھا۔

انگریزی زبان میں بھی خدا تعالیٰ نے انہیں علم دے رکھا تھا۔ اسپین میں "البشارت" کے افتتاح کے موقع پر جب انگلستان تشریف لائے تو محمود ہال لندن میں انہیں انگریزی زبان میں بھی خطاب کا موقع ملا جسے انہوں نے بے تکلفی اور روانی کے ساتھ ادا کیا۔

تقریر ہو یا گفتگو کا موقع ہو طرز بیان میں ملائمت اور لطافت کا ایسا رنگ بھرتے کہ سننے والے کے لئے سرچ کا ایک موقع پیدا کر دیتے جس سے اصلاح کے کئی پہلو نکل آتے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہی جماعت کو بشاشت کا درس دیتے رہے۔ مولانا اس درس کی ایک تصویر تھے شب و روز زندگی کے کسی مرحلہ پر بھی بشاشت کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑا۔ بحیثیت انسان ہر قسم کی ضروریات اور تقاضے ان کے ساتھ بھی تھے۔ لیکن ان کے چہرے پر کبھی بھی کسی قسم کے تفکرات کو ابھرتے نہیں دیکھا۔ اور یہ حقیقت ہے کہ آپ ایک درویش صفت انسان اور قناعت کا پتلا تھے۔

اپنے بارے میں جب بھی کبھی کوئی واقعہ بیان کرتے تو ایسا انداز اختیار کرتے جس سے ان کی بشاشت کا صاف پتہ چلتا۔ ایک واقعہ وہ سنایا کرتے تھے۔ پاکستان کے قیام کے ابتدائی سالوں میں کراچی میں علی برادران کی خدمات کے اعتراف میں ایک شاندار تقریب کا انعقاد کیا گیا جلسہ گاہ کو خوب سجایا گیا۔ دروازے بنائے گئے۔ جھنڈیاں لگائی گئیں۔ مولانا بھی اس تقریب میں تشریف لے گئے۔ ایک مرکزی دروازہ علی برادران کے نام منسوب کیا گیا تھا۔ مولانا اس دروازہ سے جب داخل ہونے لگے۔ تو کارکنان نے روکا۔ کہ جناب یہ خاص مہمانوں کے لئے راستہ بنایا گیا ہے۔ مولانا فوراً رکے اور مخاطب ہو کر پوچھا۔ معلوم ہے یہ دروازہ آپ نے کن ناموں سے منسوب کیا ہے۔ کارکنان کے لئے یہ سوال معنی خیز تھا۔ مولانا نے یہ الجھن دور کرتے ہوئے انہیں بتایا کہ میں جس دروازہ میں کھڑا ہوں۔ یہ دروازہ میرے چچا صاحبان کے نام پر ہے اور میں عبدالمالک خان ان کا بھتیجا ہوں۔ آپ کا یہ کہنا تھا کہ کارکنان کی خوشی کی انتہا نہ رہی کہ اس قابل احترام خاندان کا ایک چشم و چراغ ان کے سامنے موجود ہے چنانچہ انہوں نے بڑی عزت و احترام سے ان کا استقبال کیا اور اندر لے گئے۔

اس واقعہ کو جب بھی انہوں نے دوستوں میں بیان کیا ایک خاص قسم کی بشاشت کا اظہار ہوا کرتا۔ کیونکہ ان کے وجود سے احمدیت کے تعارف کا ایک موقع پیدا ہوا اور لوگوں کو یہ پتہ چل رہا تھا۔ کہ علی برادران کی ایک شاخ احمدیت کے آغوش میں پلی بڑھی اور پھلی پھولی ہے۔

اس واقعہ کو قلمبند کرتے ہوئے قارئین کو میں اب اس تاریخی کانفرنس میں لئے چلتا ہوں۔ جو ۱۹۱۴ء میں انگلستان میں منعقد ہوئی۔ مولانا عبدالمالک خان صاحب بھی اس کانفرنس میں شرکت کے لئے تشریف لائے تھے۔ کانفرنس کا آخری دن تھا جس میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے الوداعی خطاب فرمانے والے تھے۔ کامن ویلتھ انسٹی ٹیوٹ ہال میں زائرین کی آمد کا سلسلہ صبح ہی سے شروع تھا۔ حاضرین کے لئے ہال کی گیلریوں میں بیٹھنے کی جگہ تھی۔ جہاں سے وہ کارروائی دیکھ اور سن سکتے تھے۔ زائرین کے اس جمگھٹے میں مولانا بھی گیلری میں چلے آئے اور اپنے لئے جگہ ایسی تلاش کرنے لگے۔ جہاں سے وہ اس کانفرنس کا نظارہ کر سکیں میرے لئے مولانا عبدالمالک خان صاحب کا عام گیلری میں چلے آنا تعجب خیز تھا۔ اتنے میں اعلان ہوا کہ فلاں فلاں صاحبان اسٹیج پر چلے آئیں۔ ان میں مولانا کا نام بھی تھا۔ میرے لئے یہ بات اطمینان کا موجب ہوئی۔ میری آنکھوں کے سامنے آج بھی وہ نظارہ اسی طرح قائم ہے۔ مولانا جس بشاشت کے ساتھ ہال کی گیلری میں تشریف لائے تھے اسی بشاشت کے ساتھ اسٹیج کی طرف تشریف لے گئے۔

ان دونوں اجتماعات میں مولانا کی شمولیت کے انداز کو دیکھئے۔ ایک جگہ بے تکلفی سے اس جگہ جا پہنچتے ہیں جو مخصوص مہمانوں کے لئے تھی وہاں وہ اپنی حیثیت کو اس لئے پیش کر گئے کہ اس سے احمدیت کا تعارف مقصود تھا۔

اور دوسرا اجتماع جہاں مخصوص نشست آپ کا حق تھا۔ لیکن مولانا بے تکلف زائرین میں چلے گئے اور یہاں احمدیت کے تعارف کا سوال بھی نہ تھا۔ فقط ان کے اپنے وجود کا تھا۔ اور اس کی نمائش انہیں پسند نہ تھی کہ وہ ایک درویش انسان تھے۔

بعد میں اسٹیج کے ایک کارکن (شیخ محمد اسلم خالد) نے بتایا کہ مولانا جب اسٹیج پر تشریف لائے تو کارکنان نے انتظامات دکھائے۔ آپ نے اسٹیج کا جائزہ لیا اور توجہ دلائی کہ یہ لاؤڈ اسپیکر جو لگایا گیا ہے وہ ایسی جگہ ہے کہ حضور جہاں کھڑے ہو کر خطاب فرمائیں گے تو یہ حاضرین اور حضور کے درمیان ایک رکاوٹ ہوگی اور حضور کو یہ پسند نہیں کارکنان نے اپنی بے بسی کا اظہار کیا کہ اسے تو بڑی مشکل سے لگایا گیا ہے اب اسے اتار کر دوسری جگہ لگانا اور بھی مشکل ہوگا۔ مولانا نے بلا تردد فرمایا اچھا اگر یہ لاؤڈ اسپیکر یہاں سے نہیں ہٹ سکتا تو نہ سہی ہم ہٹ جاتے ہیں۔ اور یہ کہہ کر اپنی جگہ پر جا کر بیٹھ گئے۔ یہ تھا وہ مقام خلفاء سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ایک مصاحب کا۔ ایک مربی سلسلہ کا۔ ایک ناظر کا۔ مقامی انتظام میں رائے طلب کی جاتی ہے۔ تو اس میں رہنمائی کی اور اگر ایسا نہ ہو سکا تو انتظام میں دخل انداز نہ ہوئے۔

مجھے یاد ہے ۱۹۵۸ء میں ووکنگ ہمپٹن پارک میں جماعت ہائے احمدیہ انگلستان کا سالانہ جلسہ تھا جس میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ بھی خطاب فرما رہے تھے۔ جلسہ گاہ کا انتظام ایک سرسبز و شاداب کھلے پارک میں شامیانوں کے اندر کیا گیا تھا۔ حضور جب اسٹیج پر تشریف لائے تو فرمایا کہ میرے سامنے شامیانے کو سہارا دینے والے ستون کھڑے کر دیئے گئے ہیں تاکہ میں اپنے پیاروں کے چہروں کو نہ دیکھ سکوں۔ حضور کی اس خواہش کے احترام میں بعد میں مقامی کارکنان نے اس کی اصلاح کی کوشش کرنی چاہی جو شامیانے کی ساخت کی وجہ سے تسلی بخش پھر بھی نہ ہو سکی۔

حضرت مولانا کی اسٹیج کے بارہ میں رائے سے پتہ چلتا ہے کہ انہوں نے خلفاء سلسلہ کی مصاحبت ہی نہیں کی بلکہ ان کے آداب اور مزاج کو سمجھنے کی بھی کوشش کی اور اس کا ایسا خیال رکھا جو ایک ایاز ہی رکھ سکتا تھا۔

مولانا عبدالمالک خان صاحب یہ واقعہ بھی بشاشت کے ساتھ سنایا کرتے تھے کہ ایک غیر ملکی اعلیٰ سفارتی اہلکار سے ملاقات کا موقع پیدا ہوا جس میں جماعت کا تعارف کروایا گیا اور قرآن کریم کا نسخہ بطور تحفہ پیش کیا گیا۔ اس تقریب کو پریس ریلیز بھی کیا جاتا تھا اور فوٹو گرافر موجود تھے۔ اس موقع پر ایک ایسے صاحب بھی موجود تھے جو اس تقریب کے خواہ مخواہ روح رواں بننے کی کوشش میں تھے اور مولانا کی شخصیت کو پس پردہ کرنے کی فکر میں تھے۔ مولانا کی مومنانہ فراست نے موقع کی نزاکت کو فوراً بھانپ لیا اور وہ صاحب اپنی خواہش پوری نہ کر سکے۔ اس وقت کے پریس فوٹو ریکارڈ میں مولانا عبدالمالک خان قرآن کریم کا تحفہ پیش کرتے ہوئے نمایاں تھے۔

محترم مولانا جب "البشارت" پیدرآباد کے افتتاح کے موقع پر اسپین تشریف لے گئے تو جس ہوٹل میں قیام کیا وہاں اور بھی بہت سے احباب جماعت ٹھہرے ہوئے تھے۔ مولانا کا معمول تھا کہ وہ سیر و سیاحت کے لئے نکل جاتے تو اسپین کی پیاسی اور خشک زمین کو جا بجا درس توحید کے چھینٹوں سے سیراب کرتے جاتے اور دن بھر اس خطہ کی بھٹکی ہوئی روحوں کے لئے ان کی کھوئی ہوئی اثاث لئے لئے پھرتے اور شام کو جب واپس ہوٹل لوٹتے تو باقی افراد جماعت سے مل کر سارے دن کی روداد سنتے اور سناتے اور بشاشت محسوس کرتے۔ اور محظوظ ہوتے۔

آخر میں محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب مرحوم کی شفقت کا ایک واقعہ بھی بیان کر دوں جماعت احمدیہ کراچی کے لئے یہ محض خدا تعالیٰ کا فضل اور احسان تھا کہ چوہدری عبداللہ خان کی امارت مولانا عبدالمالک خان کی مربیانہ اور تربیتی صلاحیت اور خدام الدین کی قیادت جماعت کو اس فعال مقام پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لے جانے کا موجب بنی جہاں اس کی کارکردگی کو سراہا جاتا رہا یہی وجہ تھی کہ جب چوہدری عبداللہ خاں صاحب کا انتقال ہوا تو جماعت کراچی کے لئے یہ ایک ناقابلِ برداشت سانحہ تھا۔ اسی شام کا واقعہ ہے کہ احمدیہ ہال میں اس خبر کو سن کر کچھ افراد کی آنکھوں میں آنسو تھے اور کچھ افراد غم سے بے قابو تھے اتنے میں مولانا عبدالمالک خاں تشریف لے آئے۔ انہوں نے جب یہ سماں دیکھا تو اپنے غم کو غلط کر گئے اور سیدھے ان افراد کے پاس آئے اور ہر ایک کو گلے لگا کر تسلی دی اور کہا کہ صبر کریں۔ الٰہی سلسلہ کسی فرد پر قائم نہیں ہوتا جانے والا اپنی ذمہ داری کما حقہٗ پوری کر کے چلا جاتا ہے۔ پھر دوسرا اس کی جگہ لے لیتا ہے ہمیں صبر سے کام لینا چاہیئے اور دعا کرتے رہنا چاہیئے۔ تھوڑے ہی وقفہ میں یہ سماں سراپا دعائیہ اور صبر و تحمل کا نمونہ بن گیا۔ مولانا کی شفقت کا یہ عجیب انداز ان افراد کے لئے تھا۔ جن کی تربیت کی ذمہ داری انہوں نے قبول کر رکھی تھی۔ آج جبکہ وہ شفیق انسان ہم سے ہمیشہ کے لئے جدا ہو چکا ہے۔ اس کی شفقت اور عظمت کو یاد کر کے دلی دعاؤں کے ساتھ ہم اپنے غم کو غلط کرنے کی خدا تعالیٰ سے توفیق چاہتے ہیں۔ وباللہ التوفیق۔

درخواست ہائے دعا

- ● خاکسار کی والدہ سات سال سے بیمار چلی آ رہی ہیں اور پریشانیاں بھی بہت ہیں۔
(مبارک احمد مسافر دارالعلوم وسطی ربوہ)

- ● برادرم کریم اللہ کے دل کا اپریشن سی ایم ایچ راولپنڈی میں ۲۴ ستمبر کو ہوگا
(نعیم اللہ کارکن دارالضیافت ربوہ)

- ● میرے والد مکرم فیروز الدین صاحب گرمولہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ میں کافی عرصہ سے گھٹنوں کے درد میں مبتلا ہیں۔
(عبدالمجید کارکن دارالضیافت ربوہ)

- ● خاکسار کی بھتیجی میٹرک کا امتحان دے رہی ہے۔ (ناصر احمد کارکن دفتر الفضل)

احباب ان سب کے لئے دعا کریں۔

اعلان گمشدگی

مورخہ ۲۰/۹/۸۴ بروز جمعرات رات ۸ بجے تا ۹½ بجے کے درمیان لاری اڈہ سے جامعہ جاتے ہوئے اقصیٰ روڈ پر موٹر سائیکل کی چابیاں راستہ میں گر گئیں تھیں۔ جن صاحب کو ملیں وہ پتہ ذیل پر پہنچا دیں۔
(نصیر احمد صفدر۔ تنویر سٹوڈیو گول بازار ربوہ)

ضروری اعلان برائے امرائے اضلاع و ضلعی صدر صاحبات

بابت چندہ جات

تمام امرائے اضلاع و ضلعی صدر صاحبات کے لیے اعلان کیا جاتا ہے کہ جن لجنات کے چندہ جات ان کے پاس جمع ہیں۔ براہ کرم ۳۰ ستمبر تک ان کو مرکز میں براہ راست دفتر لجنہ مرکزیہ میں بھجوا دیں۔ تاکہ ان رقوم کو اس سال کے حساب میں شمار کیا جا سکے۔
(سیکرٹری مال لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

روحانی ٹی وی

تحریک جدید کے ایک مجاہد کے ایک عزیز نے ٹی وی سیٹ خریدا تو انہوں نے اپنے عزیز کو کہا کہ تمہیں اس کے تدارک کے لئے روحانی ٹی وی سیٹ بھی خریدنا چاہیئے۔ اس دنیوی ٹی وی پر تمہیں دو سو روپیہ سالانہ لائسنس فیس دینا ہوگی۔ مگر روحانی ٹی وی سیٹ پر کم از کم پانچ سو روپیہ سالانہ فیس دینا پڑے گی۔ اس طرح تحریک جدید کے مجاہد نے اپنے بعض عزیزوں کو دردمندانہ وعظ و نصیحت سے تحریک جدید کے مالی میدان کا معاون خصوصی بنایا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ اس طرح انہوں نے دوہرا ثواب حاصل کیا ہے۔ الدال علی الخیر کفاعلہ۔

انصار بھائیوں کو اپنے ماحول میں وعظ و نصیحت کا سلسلہ جاری رکھنا چاہیئے۔ اور اس طرح دوہرے ثواب کی بشارت سے مستفیض ہوتے رہنا چاہیئے۔
(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

ضرورت معلمین

نظارت اصلاح وارشاد مقامی کو دیہاتی جماعتوں میں تعلیم القرآن اور تربیت کے امور سرانجام دینے کے لئے مناسب اور موزوں افراد کی فوری ضرورت ہے۔ خواہش مند افراد اپنی درخواستیں صدر صاحب یا امیر صاحب کی تصدیق کے ساتھ بھجوائیں۔ تنخواہ اور دیگر مراعات حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ دی جائیں گی۔
(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد۔ مقامی)

ضرورت مددگار کارکن

نظارت اصلاح وارشاد مقامی میں فوری طور پر مددگار کارکن کی آسامی کے لئے ایک کارکن کی ضرورت ہے تنخواہ اور دیگر مراعات حسب قواعد صدر انجمن دی جائیں گی۔ درخواست دینے والے اپنے امیر صاحب یا صدر صاحب کی تصدیق کے ساتھ اپنی درخواستیں بھجوائیں۔
(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی)

امتحان انصار اللہ سہ ماہی سوم ۱۹۸۴ء

تمام زعماء مجالس انصار اللہ کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مرکزی امتحان سہ ماہی سوم مندرجہ ذیل نصاب کے مطابق ستمبر کے آخری ہفتہ میں منعقد ہوگا زیادہ سے زیادہ انصار کو امتحان میں شریک کیا جائے۔

۱۔ ترجمہ قرآن کریم پارہ ۲۵ ربع دوم
۲۔ کتاب الفاخ قادیہ از ص ۹۹ تا ص ۱۴۴
۳۔ کتاب بنیادی نصاب از ص ۱۳۳ تا ص آخر نیا ایڈیشن
(قائد تعلیم۔ مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

ہفتہ وصولی وقف جدید

● دفتر اطفال

(۴ اکتوبر تا ۱۱ اکتوبر)

جس میں ● زیادہ سے زیادہ ننھے مجاہدین بنتے مجاہدات بنا کر ان کے نام و پتہ جات سے مرکز کو مطلع کیا جائے۔

● ٹارگٹ کے حصول کی پوری کوشش کی جائے۔

(سیکرٹری وقف جدید اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

دعائے مغفرت

خاکسار کی والدہ محترمہ عائشہ سلطانہ صاحبہ زوجہ عبدالمنان خان صاحب مرحوم ۲۹ اگست ۱۹۸۴ء کو ۵۷ سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

ان کی نماز جنازہ ۳۰ اگست کو بیت الہدیٰ گول بازار کے نزدیک مکرم قریشی فضل حق صاحب نے پڑھائی۔ جس میں موجود احباب جماعت نے شرکت کی۔ مرحومہ نے اپنے پیچھے تین لڑکے، پانچ لڑکیاں اپنی یادگار چھوڑی ہیں۔ تمام بچے اور بچیاں شادی شدہ ہیں۔

مرحومہ پیدائشی احمدی تھیں۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ، خاندان حضرت مسیح موعود اور خلافت سے والہانہ محبت رکھتی تھیں۔ مرحومہ نہایت نیک، مخلص، دعاگو، متقی، پرہیزگار، متوکل علی اللہ، صابر و شاکر تھیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ ہم اہل خاندان اس بزرگ ہستی کی دعاؤں سے محروم ہو گئے ہیں۔

احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو ان کی دعاؤں کا ثمرہ اپنے رحم کے سلوک اور اپنی خاص مغفرت و بخشش سے عطا فرمائے۔ آمین۔
(نصیر احمد خان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو ۱۵ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل ۲۵۴۰۷

میں چوہدری بشیر احمد ولد چوہدری شاہ محمد صاحب قوم راجپوت پیشہ پنشنر عمر ۶۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مراڑہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۳/۸۴ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اسوقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں اسوقت مجھے مبلغ -/۱۶۰۰ روپے ماہوار بطور پنشن مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد
چوہدری بشیر احمد ولد چوہدری شاہ محمد صاحب
مراڑہ ضلع سیالکوٹ

گواہ شد ۱ ممتاز احمد خاں ولد چوہدری [illegible] صاحب مقام مراڑہ ضلع سیالکوٹ
گواہ شد ۲ ثناء اللہ ولد محمد عبداللہ باجوہ
ملازم میڈیکل سٹور ظفروال ضلع سیالکوٹ

مسل ۲۵۴۰۸

میں مسعود الرحمان ولد حضرت نبی سیف الرحمان صاحب قوم شیخ قانونگو پیشہ زراعت عمر ۹۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نارنگ منڈی ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۶/۸۴ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

۱- زرعی زمین ۸۸ کنال ۱۲ مرلے واقع ہر دولد کے ضلع شیخوپورہ ایک لاکھ بتیس ہزار نو سو روپے ہے
۲- مکان واقع بلحقوق سٹریٹ نارنگ منڈی مالیتی سات ہزار روپے
مبلغ دو ہزار روپے سالانہ آمدن جائیداد مندرجہ بالا ہے میں تازیست اپنی آمدن کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد
شیخ مسعود الرحمان نارنگ منڈی
ضلع شیخوپورہ

گواہ شد ۱ شیخ نصیر الرحمان ولد شیخ مسعود الرحمان صاحب پسر موصی
گواہ شد ۲ محمود احمد ولد غلام حیدر نارنگ منڈی ضلع شیخوپورہ

مسل ۲۵۴۰۹

میں کلثوم بیگم بیوہ چوہدری شکر اللہ خان صاحب قوم ورک پیشہ خانہ داری بعمر پیدائشی احمدی ساکن بیدادپور ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۴/۸/۸۴ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اسوقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

۱- حق مہر مبلغ -/۳۲ روپے تین ایکڑ زمین میں سے ایک ایکڑ فروخت کر دی تھی بقیہ دو ایکڑ زمین کی قیمت اسی ہزار روپے ہے۔
مبلغ -/۱۵۴۰۰ روپے سالانہ آمدن جائیداد مندرجہ بالا ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کر ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ
کلثوم بیگم ساکن بیدادپور ضلع شیخوپورہ
گواہ شد ۱ چوہدری ارشاد احمد صاحب ورک ایڈووکیٹ وصیت نمبر ۱۶۹۰۸
گواہ شد ۲ حکیم علی احمد صاحب وصیت ۸۷۳۵

مسل ۲۵۴۱۰

میں ریشم بی بی بیوہ جہاں عبدالعزیز صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۶۲ سال بیعت ۱۹۵۴ء ساکن محلہ مسلم گنج شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۸/۸۴ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اسوقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

۱- حق مہر وصول شدہ -/۵۰۰ روپے
۲- طلائی کانٹے وزنی ایک تولہ مالیتی -/۲۴۰۰ "
۳- ترکہ مکان سات مرلہ مالیتی -/۱۶۰۰۰ روپے میرا حصہ ۱/۸ واقع کیلے ضلع شیخوپورہ
۴- سلائی مشین مالیتی -/۱۰۰ روپے
اسوقت مجھے مبلغ یکصد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ
ریشم بی بی زوجہ میاں عبدالعزیز صاحب ناصر سٹریٹ خالد روڈ محلہ مسلم گنج شیخوپورہ
گواہ شد ۱ رائے عبدالقدیر سیکرٹری مال شیخوپورہ وصیت نمبر ۲۱۰۱۶
گواہ شد ۲ ملک خالد محمود ولد ملک محمد مقبول صاحب وصیت نمبر ۲۱۲۴۷

مسل ۲۵۴۱۳

میں چوہدری محمد انور ولد چوہدری عبدالغنی صاحب قوم ورک پیشہ ملازمت عمر ۳۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۳۷ جنوبی ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۴/۸/۸۴ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اسوقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

۱- ساڑھے سات ایکڑ زمین نہری مالیتی ڈیڑھ لاکھ روپے
۲- ایک عدد موٹر سائیکل مالیتی -/۵۵۰۰ روپے
۳- ٹیلیویژن مالیتی -/۲۰۰۰ روپے
۴- کلائی گھڑی مالیتی -/۷۰۰ روپے
اس وقت مجھے مبلغ -/۷۸۰۰ روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں اور مبلغ تین ہزار روپے سالانہ آمدن جائیداد مندرجہ بالا ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد
محمد انور چک نمبر ۳۷ جنوبی سرگودھا
گواہ شد ۱ مبشر احمد ظفر وصیت ۲۲۲۴۶
گواہ شد ۲ ڈاکٹر محمد علی سرگودھا

شکریہ احباب

میرے بیٹے عزیزم محمد ادریس کی وفات پر بہت سے دوستوں نے گھر پر آکر تعزیت کی اور بہت سے دوستوں نے بذریعہ ڈاک خطوط لکھ کر تعزیت کی خاکسار ان دنوں صاحب فراش ہے اس لیے خاکسار فرداً فرداً ان کے خطوط کے جواب نہ دے سکا۔
میں تہہ دل سے آپ سب دوستوں کا مشکور ہوں جنہوں نے میری ڈھارس بندھائی۔ اور میرے غم میں برابر کے شریک ہوئے۔ دوست دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہم سبکو صبر جمیل کی توفیق دے۔ اور مجھے کامل صحت عطا کرے۔
— محمد اسماعیل سابق ڈرائیور دفتر پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ —

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مومن وہ ہوتا ہے جو مصائب کے وقت اور بھی مضبوط ہو جاتا ہے

اللہ تعالیٰ کی یہ سنت ہے کہ وہ اپنے بندوں کو ابتلاؤں کے دریاؤں سے گزار کر اپنے قرب سے مشرف کرتا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نور اللہ مرقدہ سورۃ عنکبوت کی آیات ۳، ۴ کی پر معارف تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اللہ تعالیٰ کی یہ سنت ہے کہ وہ اپنے بندوں کو پہلے ابتلاؤں کے دریاؤں میں سے گزارتا ہے تب انہیں اپنے قرب سے مشرف کرتا ہے۔ یہ بزدلوں اور منافقوں کا کام ہوتا ہے کہ وہ مصائب کے آنے پر گھبرا جاتے ہیں۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے سورۃ بقرہ کے ابتداء میں ہی منافق کی یہ علامت بیان فرمائی ہے کہ جب کوئی مصیبت آتی ہے تو وہ ٹھہر جاتا ہے اور جب آرام اور راحت کا وقت آتا ہے تو چل پڑتا ہے۔ مومن وہ ہوتا ہے جو مصائب کے وقت اور بھی مضبوط ہو جاتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ غزوہ احزاب کے موقعہ پر..... انھوں (مومنوں) نے کہا۔ هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ (احزاب ۲۳) یعنی یہ تو وہی لشکر ہیں جن کا اللہ اور اس کے رسول نے ہم سے وعدہ کیا تھا ان لشکروں سے ہمارے ایمان متزلزل کیوں ہوں گے وہ تو اور بھی بڑھیں گے۔ اور ترقی کریں گے۔ پس ایسے امور سے مومنوں کو یہ سمجھنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے مدارج کو بلند کرنے کے سامان پیدا کر رہا ہے۔ ہم میں سے کون ہے جس نے ایک دن مرنا نہیں۔ مگر ایک موت کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ طبعی موت ہوتی ہے اور دوسری موت کے متعلق فرماتا ہے کہ ایسے مرنے والے ہمیشہ کے لئے زندہ ہیں بلکہ فرماتا ہے تم ان کو مردہ مت کہو وہ زندہ ہیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کو رزق مل رہا ہے۔ یعنی ان کی روحانی ترقیات کے سامان متواتر ہوتے چلے جائیں گے۔ دشمن تو یہی چاہتا ہے کہ وہ مومنوں کو مٹا دے اور انھیں غمگین بنا دے مگر جب وہ دیکھتا ہے کہ انھیں مارا جاتا ہے تو یہ اور بھی زیادہ دلیر ہو جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ خدا نے ہماری ترقی کے کیسے سامان پیدا کئے ہیں.....

اب میں یہ بتاتا ہوں کہ ابتلاء کیوں آتے ہیں۔ سو یاد رکھنا چاہیئے کہ اوّل تو ابتلاء عموماً اس لئے آتے ہیں کہ انسان کا ایمان مضبوط ہو۔ لیکن اس لئے نہیں کہ خدا تعالیٰ کو اس کا علم نہیں ہوتا۔ بلکہ اس لئے کہ خود انسان کو معلوم نہیں ہوتا کہ میرے ایمان کی کیا حالت ہے..... یہ بات کثرت سے پائی جاتی ہے کہ انسان بسا اوقات اپنے خیالات کا بھی اچھی طرح اندازہ نہیں لگا سکتا اور جب اس پر ابتلاء آتے ہیں تب اسے معلوم ہوتا ہے کہ اس کا کسی چیز سے محبت یا نفرت کا دعویٰ کہاں تک صادق تھا۔

اسی طرح ابتلاء میں اس لئے بھی ڈالا جاتا ہے تا لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ فلاں کا ایمان کیسا ہے ورنہ یوں دوسروں کو کیا معلوم ہو سکتا ہے کہ فلاں کا ایمان پختہ ہے یا نہیں اسی لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کوئی انسان جتنا بڑا ہو اس پر اتنے ہی بڑے ابتلاء آتے ہیں۔ اور سب سے زیادہ ابتلاء نبیوں کو آتے ہیں۔

(تفسیر کبیر جلد ۵ جزو ۳ صفحہ ۲۷۱، ۲۷۲)

ولادت

محترمہ محمودہ فیاض اہلیہ شیخ فیاض الحق صاحب کی بیٹی عزیزہ ثمینہ اشتیاق حسن کو اللہ تعالیٰ نے ۲۹ جولائی کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ الحمد للہ! احباب جماعت سے نومولود کی درازیٔ عمر اور نیک و خادم دین ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

(امۃ الباری بیگم ناصر احمد قریشی۔ کراچی)

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں

ھوالشافی
اہلِ ربوہ کیلئے خوشخبری
زنانہ، بچگانہ امراض کی ماہر لیڈی ڈاکٹر مسز ظفر اللہ خان) کی زیر نگرانی میٹرنٹی ہوم میں ایڈمشن کی سہولیات۔ ایمرجنسی میں ۲۴ گھنٹے طبی سہولت۔
ذیشان کلینک اینڈ میٹرنٹی ہوم
اقصیٰ روڈ نزد ریلوے کراسنگ ربوہ

مکان برائے کرایہ:
ایک مکان واقعہ محلہ ناصر آباد مشتمل بر تین کمرے باورچی خانہ۔ لیٹرین فلش سسٹم اور بجلی کی سہولت میسر ہے۔ کرایہ کے لئے خالی ہے
رابطہ کیلئے:
طاہر بیکری رحمت بازار ربوہ

فوری ضرورت
(۱) مکینیکل فورمین کوالیفائیڈ — ٹیکسٹائل فنشنگ انڈسٹری میں تجربہ
(۲) الیکٹریکل فورمین — " "
کی فوری ضرورت ہے۔
رابطہ:
سفینہ انڈسٹریز لمیٹڈ
مقبول روڈ۔ فیصل آباد:
فون: 27946، 41550

ضروری اطلاع
اقصیٰ چوک ربوہ میں حضرت حکیم نظام جان مرحوم کے مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ) پر حکیم محمود احمد صاحب باقاعدگی سے خدمت کیلئے حاضر ہوتے ہیں
زیر نگرانی
حکیم عبدالحمید ابن حکیم نظام جان

لندن، نیویارک، پیرس، ناروے، سویڈن، ڈنمارک غرض دنیا کے کسی بھی ملک کے لیے ٹکٹ اور بکنگ کے لیے ہماری خدمات حاضر ہیں۔
انشاء اللہ تعالیٰ آپ کی ہر خدمت اور بہتر سہولت کے متمنی۔
المحمود ٹریولز (رجسٹرڈ)
گورنمنٹ لائسنس ۵۶۴
فون ۴۹۳
اقصیٰ روڈ ربوہ

خوشخبری
رحمان ڈسٹری بیوٹر کی طرف سے ایک نئی پیشکش
احباب کی دیرینہ خواہش کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم نے ٹیٹرا پیک میں جوس از قسم ایپل انار۔ اورنج۔ لیمن باوے وغیرہ کے علاوہ اسی پیک میں تازہ دودھ اور مکھن سپلائی کا بندوبست کیا ہے۔ بیکری کے علاوہ مختلف جنرل سٹورز سے حاصل کریں
تعاون کے طلبگار
رحمان ٹریڈرز
معرفت نوید جنرل سٹور گول بازار ربوہ

ہم معاون و مددگار ہیں خدمت کا موقع دیجئے!
دارالنصر غربی ربوہ میں ۹۹ × ۵۵ سائز کا ۶۰ فٹ کشادہ سڑک پر گرامی پلاٹ کے سامنے پانچ کمروں کا پختہ مکان پانی۔ بجلی موجود قیمت نہایت مناسب۔ قابلِ فروخت ہے۔ اسی طرح F بلاک سیٹلائٹ ٹاؤن اور مری روڈ کے بالکل قریب اور شہر کے اندر راولپنڈی میں بھی اپنے دوستوں کی جائیدادیں قابلِ فروخت ہیں۔ راولپنڈی اسلام آباد میں ہر قسم کی جائیداد کی خرید و فروخت کے لئے ہم معاون و مددگار ہیں۔ خدمت کا موقع دیجئے!
خواجہ عبدالغفار ڈار، گل محمد بلوچ
ڈار پراپرٹی ایڈوائزرز 656/F سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی
فون:- 842667